12840 ـ کیا سزا اور اجروثواب میں عورت و مرد برابر ہیں ؟

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں ناقص العقل اور ناقص دین ہیں، اور وراثت و گواہی میں بھی نقص ہے، اور بعض کا کہنا ہے: اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے درمیان اجروثواب میں برابری کی ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے، آیا عورتیں شریعت اسلام کی رو سے ناقص ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت اسلامیہ نے عورت کی بہت عزت و تکریم کی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ بڑھایا ہے، اور اسے اس کے شایان شان مقام اور جگہ عطا کی ہے، اور عورت کا بہت زیادہ خیال کیا، اور اس کی عزت کی حفاظت کی ہے.

اس لیے عورت کے ولی اور ذمہ دار اور اس کے خاوند پر عورت کا نان و نفقہ واجب کیا اور اس کی اچھی پرورش اور کفالت کا کہا ہے، اور اس کے امور کا خیال رکھنے، اور اس کے ساتھ حسن معاشرت کرنے کا حکم دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان کے ساتھ اچھے اور احسن طریقہ سے بود و باش اختیار کرو سورۃ النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں "

سنن ترمذی (5 / 709) حدیث نمبر (3895).

دین اسلام نے عورت کو وہ سب حقوق اور شرعی تصرفات دیے ہیں جو اس کے شایان شان اور مناسب ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے ليے بھی ويسے ہی حقوق ہيں جيسے ان پر مردوں كے ہيں، اچھائی كے ساتھ، ہاں مردوں كو عورتوں پر فضيلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب ہے حكمت والا ہے البقرۃ (228).

اسی طرح اسے مختلف معاملات جن ميں خريد و فروخت اور صلح و كالت، اور عاريت و امانت و وديعت .... الخ شامل ہيں بھی ديے ہيں.

اور عورت كو اس كے مناسب عبادات كا بھی مكلف بنايا ہے بالكل اسی طرح جس طرح مرد پر واجب ہيں جن ميں طہارت و پاكيزگی اور نماز روزہ اور حج وغيرہ دوسری عبادات شامل ہيں.

ليكن شريعت اسلاميہ نے عورت كو وراثت ميں مرد سے نصف حصہ ديا ہے، كيونكہ عورت نہ تو اپنے خرچ كی مكلف ہے، اور نہ ہی گھر اور اپنی اولاد كے خرچ كی، بلكہ اس كا مكلف آدمی ہے اور اسی طرح مرد كو مختلف قسم كی مشكلات اور دوسرے خرچ مثلا مہمان نوازی، اور ديت اور اموال پر صلح وغيرہ كے امور بھی سرانجام دينا ہوتے ہيں.

اور (الضيافۃ) يہ وہ خرچ ہے جو آدمی اپنے مہمانوں پر كرتا ہے، اور (العقل) يہ ديت ہے، اور (صلح علی الاموال) جس طرح كہ دو قبيلوں كے درميان لڑائی سے صلح اور ان كے درميان اختلافات كو ختم كرنے كے ليے مال كی ادائيگی پر صلح كرنا.

اسی طرح بعض مواقع پر دو عورتوں كی گواہی ايك مرد كے مساوی ہے، كيونكہ مرد كے مقابلہ ميں عورت كو نسيان اكثر ہوتا ہے اس كا سبب اس كی جبلت ہے، جس سے وہ دوچار رہتی ہے، مثلا ماہواری، اور حمل اور وضع حمل، اور اولاد كی تربيت، يہ سب كچھ ايسے امور ہيں جو اس كے خيالات كو مشغول كر سكتے ہيں اور اسے ياد ركھنے والی اشياء كو بھلانے كا سبب بن سكتے ہيں، اسی ليے شرعی دلائل اس پر دلالت كرتے ہيں كہ گواہی ميں اس كے ساتھ شامل ہو تا كہ اس كے ليے زيادہ محفوظ ہو، اور ادائيگی كے ليے زيادہ بہتر.

اس كے علاوہ كچھ ايسے امور ہيں جو عورتوں كے ساتھ مخصوص ہيں جن ميں صرف ايك ہی عورت كی گواہی كافی ہے مثلا: رضاعت كی معرفت، اور نكاح كے عيوب وغيرہ.

ليكن ايمان و عمل صالح كے اجروثواب ميں عورت مرد كے مساوی ہے، اور دنيا ميں اچھی اور پاكيزہ زندگی سے فائدہ اٹھانے اور آخرت ميں اجرعظيم كے حصول ميں وہ مساوی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

جو كوئی مرد و عورت بھی عمل صالحہ كرے ليكن ہو وہ مومن تو ہم اسے اچھی اور پاكيزہ زندگی دينگے، اور جو وہ عمل كرتے رہے اس كا ہم انہيں بہتر اجر دينگے النحل (97).

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عورت کے حقوق بھی ہیں، اور اس کے ذمہ واجبات بھی ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے، اور کچھ امور ایسے ہیں جو مردوں کے مناسب ہیں جو اللہ تعالی نے مردوں کے ساتھ مخصوص کیے ہیں، اور اسی طرح کچھ ایسے امور بھی جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور ان کے شایان شان اور لائق ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.